سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۸۶

حقانیتِ اسلام

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۸۶

حقانیتِ اسلام

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت و ارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ درد محبت ہے
بہ امید نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا مدظلہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

www.khanqah.org

ضروری تفصیل

وعظ : حقانیتِ اسلام

واعظ : عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وعظ : ۲۷ رجب ۱۴۱۸ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۹۷ء، بروز جمعہ

مقام : مسجد اشرف خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

مرتب : حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب مدظلہ (خلیفہ مُجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ)

تاریخ اشاعت : ۲ شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۱ مئی ۲۰۱۵ء بروز جمعرات

زیرِ اہتمام : شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس:11182 رابطہ:+92.21.34972080، +92.316.7771051

ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک نمبر ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل

نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ

ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

www.khanqah.org

عنوانات

دین سے دوری ...... عقل سے محرومی ۵

ولی اللہ بننا بہت آسان ہے ۸

ایک عبرتناک فیچر ۹

نافرمانی کا نقطۂ آغاز عذابِ الٰہی کا نقطۂ آغاز ہے ۱۰

محبت کے دو حق ۱۱

اللہ کے پیاروں کی شکل بنانا اللہ کے پیار کا ذریعہ ہے ۱۲

حق تعالیٰ کی غیر محدود رحمت ۱۳

باطل فرقوں کا رد کلام اللہ کا اعجاز ہے ۱۵

حقانیتِ اسلام کی عظیم الشان دلیل ۱۶

اشکوں کی بلندی

خداوندا مجھے توفیق دے دے
فدا کردوں میں تجھ پر اپنی جاں کو

گنہگاروں کے اشکوں کی بلندی
کہاں حاصل ہے اختر کہکشاں کو

اختر

www.khanqah.org

حقانیتِ اسلام

نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ
وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ
لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ
وَنَشۡھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ، اَمَّا بَعۡدُ
فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ﴿۲﴾ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِہِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ ﴿۳﴾
فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ ۬ؕ لِلّٰہِ الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلُ وَمِنۡۢ بَعۡدُ ؕ وَیَوۡمَئِذٍ یَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۴﴾ [1]

دین سے دوری ...... عقل سے محرومی

آج کل ہر وقت، ہر جگہ، ہر سڑک، ہر اسٹیشن پر عریانی اتنی بڑھ گئی ہے اور بے پردگی ایسا فیشن میں داخل ہوگئی ہے کہ اب مسلمان خواتین کو بھی بے پردگی سے شرم نہیں آتی۔ جب میں ناظم آباد میں تھا تو ایک بڑھیا جس کے منہ میں دانت نہیں تھے لیکن پیٹ میں آنت تھی وہ خود تو پورے برقع میں تھی لیکن اس کی اٹھارہ بیس سال کی لڑکی بالکل بے پردہ تھی۔ میں نے کہا کہ بڑی بی! تم تو بڈھی ہو تم کو کون دیکھے گا، تمہارے منہ میں دانت نہیں، گال چپٹے ہورہے ہیں لیکن جس کو پردہ کرنا چاہیے اس کو تم نے بے پردہ کر رکھا ہے۔ کیا کہیں عقل کھوپڑی سے غائب ہوگئی ہے، عقل بھی بزرگوں کی صحبت سے ملتی ہے ؂

[1] الروم: ۱-۴

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

آپ خود بتائیں کہ جوان لڑکی کو پردے کی ضرورت ہے یا بڑھیا کھوسٹ کو، جس کے گیارہ نمبر کا چشمہ لگا ہوا ہے، گال پچکے ہوئے ہیں، منہ میں دانت بھی نہیں ہیں، اس کو کون دیکھے گا؟ جس کو کوئی نہ دیکھے وہ تو پردے میں ہے اور جس کو سب دیکھیں وہ بے پردہ ہے، کیا حماقت کی بات ہے۔ بتائیے! جس کی جیب میں ایک پیسہ نہیں ہے وہ تو زپ (Zip) لگائے ہوئے ہے اور جیب پر ہاتھ بھی رکھے ہوئے ہے اور جس کی جیب میں نوٹوں کی گڈیاں ہیں وہ ململ کے باریک کرتے کی جیب سے اپنے نوٹوں کی نمائش کر رہا ہے کہ اے جیب کترو! اے ڈاکوؤ! دیکھ لو یہ ہے مال۔

میرے شیخ و مرشد مولانا شاہ ابرار الحق صاحب فرماتے ہیں کہ تم آدھا کلو گوشت لے کر چلتے ہو تو تھیلے میں اندر رکھتے ہو تاکہ چیل اس کو اُڑا نہ لے جائے، گھر میں آدھا کلو دودھ رکھتے ہو تو ڈھک کے رکھتے ہو کہ بلی نہ پی جائے اور روٹیاں رکھتے ہو تو ڈھک کے رکھتے ہو کہ چوہے نہ کتر لیں۔ تو چوہوں سے روٹیوں کی حفاظت ضروری، بلی سے دودھ کی حفاظت ضروری، چیلوں سے گوشت کی حفاظت ضروری اور جیب کتروں سے نوٹوں کی حفاظت ضروری ہے تو کیا جوان بیٹیوں اور جوان بہوؤں کی حفاظت ضروری نہیں ہے؟

ناظم آباد کے ایک کالج کے باشرع پرنسپل نے بتایا کہ ایک لڑکی تین دن سے اپنے گھر نہیں گئی، ایک دن اس کے ابانے آکر مجھ سے پوچھا کہ وہ پڑھنے آتی ہے؟ رجسٹر میں اس کی حاضری ہے یا نہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں صاحب ہر روز آتی ہے، پورے وقت پڑھتی ہے لیکن شام کو گھر نہیں جاتی، اپنے کسی کلاس فیلو کے یہاں جاتی ہے۔ تو ابا جان کہتے ہیں کہ نوپرابلم (No Problem) پڑھتی تو ہے نا، بس ٹھیک ہے، پڑھنے کے بعد، تعلیم کے ٹائم کے علاوہ جہاں چاہے جائے مجھے کوئی غم نہیں، بس تعلیم میں نقصان نہ ہو۔ یہ ہے بابا جان کی غیرت اور ابا جان کی حیا و شرم کا جنازہ دفن ہونے کا قبرستان۔

جو شخص اللہ سے جتنا دور ہوگا اتنا ہی عقل سے محروم ہوگا کیوں کہ عقل کا خالق اللہ ہے جو اس مالک کو راضی رکھتا ہے تو اس کے دماغ میں جو عقل ہے اس کا کنکشن اور رابطہ خالقِ عقل

سے رہتا ہے اور جو خدا کو بھولے ہوئے ہیں ان کی کھوپڑی عقل سے محروم ہے۔ لہٰذا دیکھ لو جتنی بڈھیاں ہیں وہ خود تو برقع میں ہیں اور اپنی جوان بیٹیوں کی نمائش کرتی ہوئی لے جارہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے، سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو لڑکیاں اور عورتیں بے پردہ نکلتی ہیں ان پر بھی اللہ کی لعنت ہے:

لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ[۲]

اللہ لعنت کرے اس پر جو (حرام کو مثلاً نامحرم لڑکی یا اَمرد کو) دیکھتا ہے اور جو اپنے کو دِکھاتا ہے یا دِکھاتی ہے۔ یعنی منظور اور منظورات دونوں پر لعنت برستی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو تو مار رہا ہے اور دوسری عورتوں سے دل لگا رہا ہے۔

یاد رکھو! اللہ کی نافرمانی کے ساتھ چین کا تصور کرنے والا بین الاقوامی گدھا ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا[۳]

جو میری نافرمانی کرتا ہے اس کی زندگی تلخ کردی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حقیقت پر ایمان لانے کی توفیق دے اور مالک کو ناراض کرکے حرام لذتوں کی چوریوں اور کمینے پن سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

ابھی جو میر صاحب نے پڑھ کے سنایا کہ اللہ کے راستے میں، گناہ سے بچنے میں یعنی اللہ کی نافرمانی سے اپنے کو بچانے میں مثلاً بے پردہ عورتوں سے نظر بچانے وغیرہ جتنے بھی احکامِ شریعت ہیں انہیں بجا لانے میں اگر ایک ذرّہ غم دل کو پہنچ جائے تو سارے عالم کی خوشیوں سے اللہ کے راستے کا وہ ذرّۂ غم اعلیٰ ہے ؎

دامنِ فقر میں مرے پنہاں ہے تاجِ قیصری
ذرّۂ درد و غم ترا دونوں جہاں سے کم نہیں

اگر اللہ کے راستے میں ایک کانٹا چبھ جائے تو وہ سارے عالم کے پھولوں سے افضل ہے، اللہ

---

۲ کنزالعمال:۳۳۸/۷،(۱۹۱۶۲)،فصل فی احکام الصلوٰۃ الخارجۃ،مؤسسۃ الرسالۃ
۳ طٰہٰ:۱۲۴

کے راستے کا ایک ذرّہ غم سارے عالم کی خوشیوں سے افضل ہے۔ تو میرے دوستو اور عزیزو! آج اللہ کی دوستی کا فقدان، اولیاء اللہ کی کمی کا سبب اللہ کی نافرمانی ہے، آج عبادات میں کمی نہیں ہے، آپ جا کے حرمین شریفین میں دیکھیے، آج سے چالیس پچاس سال پہلے اتنی تعداد نہیں تھی، آج دونوں حرم بھرے ہوئے ہیں، آج حج و عمرہ کرنے والوں کی تعداد جتنی ہے پہلے اتنی نہیں تھی، آج نفلی عبادات کی کمی نہیں ہے، اگر کمی ہے تو گناہوں سے بچنے کی کمی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی دوستی کی بنیاد کثرتِ عبادت پر نہیں گناہوں سے بچنے میں رکھی ہے کہ جو گناہوں سے بچے گا، مجھ کو ناراض نہیں کرے گا وہ میرا دوست ہوگا۔

ولی اللہ بننا بہت آسان ہے

اور گناہوں سے بچنا اصل میں کام نہ کرنا ہے، بتایئے! کام نہ کرنا مشکل ہے یا کام کرنا مشکل ہے؟ مالک کا کرم دیکھو کہ کام نہ کرنے پر اپنی ولایت کا تاج عطا فرما رہے ہیں یعنی کوئی نامناسب کام مت کرو، کام نہ کرکے میرے ولی بن جاؤ، اتنا سستا نسخہ اور کہاں ملے گا؟ دنیا کے لوگ تو کہتے ہیں کہ پاپڑ بیلنے پڑیں گے، اتنے کام کرنے پڑیں گے تب میں دوست بناؤں گا اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بس تم نامناسب کام نہ کرو جو تمہارے لیے مضر بھی ہے اور ذلت و خواری کا سبب بھی ہے، تم اپنے کو رُسوا مت کرو، اپنی آبرو کو ذلیل مت کرو، اچھے کام تو کرو مگر بُرے کام سے بچو، میں تمہیں اپنا دوست بنالوں گا۔

بس تقویٰ کی بنیاد پر ہماری دوستی ہے لیکن لوگ آج کل اُس کو ولی اللہ سمجھتے ہیں جو رات بھر سوتا نہ ہو خواہ دن بھر کوئی عورت چھوڑتا نہ ہو۔ اگر اس کی کپڑے کی دوکان ہے تو جو گاہک آتی ہے اس کو سرمہ لگا کر غور سے دیکھتا ہے، کم عمر کو بیٹی، کچھ زیادہ عمر کی ہو تو آپا اور بڑھیا کو خالہ امّاں، ہر ایک کے لیے اس نے لقب تیار کر رکھا ہے۔ میں نے جامع کلاتھ مارکیٹ میں یہ الفاظ اپنے کانوں سے سنے، یہ آج سے تیس چالیس سال پہلے کی بات ہے، الحمد للہ! اب تو شہر جانا ہی نہیں ہوتا سارے کام اللہ کی رحمت سے یہیں ہو جاتے ہیں۔ تو جو رات بھر سوتا نہیں ہے مگر دن بھر گناہوں کو چھوڑتا نہیں ہے تو بتایئے کیا یہ ''کھوتا'' نہیں ہے؟ کھوتا کے کئی معنیٰ ہیں ایک یوپی والے معنیٰ کہ زندگی کھوتا ہے یعنی ضایع کرتا ہے اور ایک یہاں کراچی

کی خاص زبان میں گدھے کو کھوتا کہتے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنا راستہ بہت آسان رکھا ہے اور اس راستے میں بہت چین ہے، گناہ سے بچنے میں انتہائی سکون، نہایت عزت ہے اور بڑی مزیدار میٹھی نیند آتی ہے کیوں کہ دل ایک ہی ہے اور مولیٰ بھی ایک ہی ہے، ایک مولیٰ پر دل دینا آسان ہے اور لیلاؤں کی تعداد بے شمار ہے، انہیں دیکھ کر ہر وقت کاش کاش کروگے کہ کاش یہ میری بیوی ہوتی اور کاش کاش سے دل پاش پاش ہوتا رہے گا۔

اک حسیں ہو تو دل اسے دے دوں
سخت مشکل ہے ان ہزاروں میں

دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جس نے ہمارے قلب کو بے سکونی سے بچانے کے لیے غیرتِ جمالِ خداوندی کے طور پر بد نظری کو حرام فرمایا کہ مجھ سے بھی محبت کرتے ہو اور غیروں کو بھی دیکھتے ہو، شرم نہیں آتی!

ایک عبرتناک فیچر

کل رات میرے قلب میں اللہ تعالیٰ نے ایک فیچر عطا فرمایا جس سے دنیاوی حسینوں سے دل اُچاٹ ہو جائے گا اور جب تک ان حسینوں سے دل اُچاٹ نہیں ہو گا آپ ان کی چاٹ سے بچ نہیں سکتے، جو ان حسینوں کی چاٹ سے بچنا چاہے اس کے دل کا ان سے اُچاٹ ہونا ضروری ہے مگر اپنی بیوی سے خوب محبت کرو، عورتیں گھبرائیں نہیں کہ یہ ہم سے بھی دل اُچاٹ کر رہا ہے، میں سڑکوں والیوں سے، بے پردہ غیر عورتوں سے دل اُچاٹ کر رہا ہوں، اپنی بیویوں سے خوب محبت کرو کیوں کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی سفارش بھی ہے۔

تو اب وہ جغرافیہ سن لو کہ ایک ہزار مربع گز کا پلاٹ ہے اور اس میں تالا لگا دیا گیا کہ کوئی باہر نہیں نکل سکتا اور اس میں چھوٹے چھوٹے خیمے بنے ہوئے ہیں۔ اس پلاٹ میں سو حسین ہیں، پچاس حسین لڑکیاں جو بین الاقوامی طور پر مقابلۂ حسن میں اوّل آئیں اور پچاس حسین لڑکے اور سب کے سب اس بلا کے حسین ہیں کہ جن کو دیکھتے ہی اس شعر کو پڑھنا عاشقوں پر لازم ہو جائے۔

www.khanqah.org

وہ سامنے ہیں نظامِ حواس برہم ہے
نہ آرزو میں سکت ہے نہ عشق میں دم ہے

اور ان کے کھانے پینے کے لیے کباب بریانی تو بہت ہے لیکن قصداً بیت الخلاء (لیٹرین) نہیں بنایا گیا۔ ان کے جغرافیہ کو پیش کرنے کے لیے یہ انتظام کیا گیا تاکہ اللہ کے بندوں کی تاریخ ضایع نہ ہو، اب خیمے میں ان حسینوں نے خوب بریانی کھائی اور ایک ہزار مربع گز میں چاروں طرف جو تھوڑی زمین خالی تھی سو حسین وہیں ہگ رہے ہیں۔ اب ہر دن ایکسپورٹنگ کا مال بڑھ رہاہے اور جو عاشق بھی اس ایک ہزار مربع گز پلاٹ پر حسینوں کی زیارت کے لیے آرہاہے تو کہتا ہے اُف! کیا بات ہے، اتنی بدبو کیوں ہے؟ معلوم ہوا کہ ایکسپورٹ آفس نہیں ہے لہٰذا سب حسینوں کے پیٹ کا گُو پلاٹ پر ہی اسٹاک ہو رہاہے۔ چند مہینے بعد اتنی بدبو بڑھے گی کہ وہاں کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ دیکھا آپ نے ان کے اندر کیا بھرا ہوا ہے، یہ ہے حسن کا انجام۔

ایک شخص نے حضرت حکیم الامت کو سرمہ دیا اور کہا کہ یہ سرمہ آنکھ کے لیے بہت مفید ہے، حضرت نے فرمایا کہ اس کے اجزا بتاؤ میں اپنے خاندانی حکیم سے مشورہ لوں گا کہ اس کے اجزا میری آنکھوں کے لیے مفید ہیں یا نہیں۔ اس نے کہا کہ مولانا میں یہ سرمہ مفت میں دے رہا ہوں، پیسہ بھی نہیں لے رہا ہوں پھر اتنے ناز و نخرے کہ میں اجزا بھی بتاؤں۔ حضرت نے فرمایا کہ دیکھ تیرا سرمہ مفت کا ہے میری آنکھیں مفت کی نہیں ہیں لہٰذا حسینوں کو مفت بھی پاؤ تو کہہ دو کہ تمہارا حسن مفت کا ہے مگر میرا ایمان مفت کا نہیں ہے، مجھے جس نے پیدا کیا ہے اگر وہ ناراض ہو گیا تو ساری دنیا کے حسین میرا بلڈ کینسر اچھا نہیں کر سکتے، میرے گردے کا درد اچھا نہیں کر سکتے اور اگر اللہ میری ذلت کا ارادہ کرلے تو سارے عالم میں کوئی میرے کام نہیں آسکتا۔

نافرمانی کا نقطۂ آغاز عذابِ الٰہی کا نقطۂ آغاز ہے

اب اختر کی ایک اہم بات سنیے! آدمی جس وقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا زیرو پوائنٹ، ابتدا اور نقطۂ آغاز کرتا ہے اسی وقت اس کے دل پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا نقطۂ آغاز ہوتا ہے، گناہوں کا ماضی اور حال اور استقبال تینوں زمانے بھیانک، لعنتی، خطرناک، پریشان کن اور رسوا

www.khanqah.org

کنندہ ہیں۔ اسی لیے کہتا ہوں کہ حسینوں کو ہینڈل کرنے کی کوشش مت کرو ورنہ کھوپڑی پر سینڈل پڑیں گے اور پھر اسکینڈل بنے گا، ہر وقت اس کا تذکرہ بُرائیوں کے ساتھ ہوگا کہ شکل دیکھو تو بایزید بسطامی بھی رشک کرے اور حرکتیں دیکھو تو شیطان شرما جائے، لہٰذا اگر چین سے رہنا ہے تو اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہو۔

محبت کے دو حق

اور یاد کی دو قسمیں ہیں: نمبر ا۔ اللہ تعالیٰ کو خوش کرتے رہو، نمبر ۲۔ اللہ کو ناراض نہ کرو۔ بتاؤ! محبوب کے دو حق ہیں یا نہیں؟ جتنا اپنے محبوب کو خوش کرنا عاشقوں کو مطلوب ہوتا ہے اتنا ہی ان کی ناخوشی سے بچنا بھی مطلوب ہوتا ہے ورنہ پھر یہ محبت نہیں ہے، یہ شخص خود غرض اور بے وفا ہے۔ بدایوں کا ایک شاعر تھا فانی بدایونی، اس کو اپنی بیوی سے بہت محبت تھی، ایک دن بیوی ناراض ہوگئی تو اس کی نیند اُڑ گئی۔ اس پر ظالم کا شعر دیکھو؎

ہم نے فانی ڈوبتے دیکھی ہے نبضِ کائنات
جب مزاجِ یار کچھ برہم نظر آیا مجھے

یعنی جب میری بیوی ذرا سی ناراض ہوتی ہے تو میری پوری کائنات اندھیری ہوجاتی ہے۔ کیوں صاحب! بیوی کی ناراضگی سے تو پوری کائنات اندھیری ہو اور مولائے کائنات، خالقِ کائنات اور اپنے پالنے والے کی ناراضگی میں سوال کرتے ہو کہ صغیرہ گناہ ہے کہ کبیرہ گناہ ہے، چھوٹا گناہ ہے کہ بڑا گناہ ہے، بیوی کی تھوڑی سی ناراضگی گوارا نہیں کرتے اور یہاں صغیرہ کبیرہ پوچھتے ہو۔ اللہ کا عاشق ہر مکروہ کام سے بھی بچتا ہے کیوں کہ مکروہ کام کرنے والا محبوب نہیں ہو سکتا **اَلْمَکْرُوْہُ ھُوَ ضِدُّ الْمَحْبُوْبِ**[۴] مبارک ہیں وہ بندے جو ہر سانس کو اللہ پر فدا کرتے ہیں، مبارک ہیں وہ بندے جن کی آنکھیں اللہ کی یاد میں اشکبار ہیں، مبارک ہیں وہ لوگ جن کے دل اللہ کی محبت میں تڑپ رہے ہیں؎

دلِ مضطرب کا یہ پیغام ہے
ترے بن سکوں ہے نہ آرام ہے

---

[۴] ردالمحتار:۱/۲۵۷، مطلب فی تعریف المکروہ، دار عالم الکتب، ریاض

تڑپنے سے ہم کو فقط کام ہے
یہی بس محبت کا انعام ہے

جو آغاز میں فکرِ انجام ہے
ترا عشق شاید ابھی خام ہے

بعض لوگ داڑھی کے نقطۂ آغاز ہی سے گھبراتے ہیں کہ لوگ کیا کہیں گے۔ ایک صاحب نے حکیم الامت کو لکھا کہ مجھے ڈر ہے داڑھی رکھنے پر لوگ میرا مذاق اڑائیں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ ارے ظالم! تو بھی تو لوگ ہے لگائی تو نہیں ہے تو کیوں لوگوں سے ڈرتا ہے۔ اللہ کے راستے میں ہمتِ مردانہ چاہیے، عورتوں کی شکل بنانا یہ مردوں کے لیے نازیبا ہے، اپنی بیوی کے گال سے اپنے گال کیوں مشابہ کرتے ہو؟ اگر یہ بال بے کار ہوتے تو اللہ تعالیٰ پیدا ہی نہ کرتے اور ہمارے گالوں کو عورتوں کے گال کی طرح چکنا پیدا کرتے لیکن اللہ نے عورتوں میں اور مردوں میں فرق رکھا ہے، جو داڑھی منڈاتا ہے وہ گویا اللہ پر اعتراض کرتا ہے کہ یہ بال آپ نے بے کار پیدا کیے ہیں اس لیے میں ان بے کار بالوں کو روزانہ اُڑاتا رہتا ہوں۔ دیکھو کبھی کسی نبی نے داڑھی نہیں منڈائی، کسی اللہ کے ولی نے داڑھی نہیں منڈائی پھر تم اللہ کے دوستوں کا راستہ چھوڑ کر کہاں جارہے ہو؟ اللہ کے پیاروں کی شکل بناؤ پھر دیکھو اللہ کا پیار۔

اللہ کے پیاروں کی شکل بنانا اللہ کے پیار کا ذریعہ ہے

حضرت حکیم الامت نے فرمایا کہ قنوج میں ایک وکیل صاحب جارہے تھے، ان کا نام محمد میاں تھا، ایک بڑھیا نے کہا ارے بیٹا سنو! گرمی کا مہینہ ہے، شربت پی لو، انہوں نے شربت پی لیا کہ اسّی سال کی نانی اماں ہے مگر پھر پوچھا کہ آپ نے مجھے شربت کیوں پلایا؟ میری آپ کی تو جان پہچان نہیں ہے، اس نے کہا کہ تیری ہی شکل کا میرا بیٹا ملایا میں رہتا ہے، دو تین سال ہوگئے وہ آیا نہیں، اس کی یاد میں دل تڑپتا رہتا ہے، تجھے دیکھ کر میری محبت جوش میں آگئی۔

تو معلوم ہوا کہ جب بیٹا پیارا ہے اور پیارے کی شکل والے کو اس بڑھیا نے شربت پلایا تو جو اللہ کے پیاروں کی شکل میں رہیں گے ان پر بھی اللہ کا پیار جوش میں آئے گا لہٰذا اللہ

کے مغضوب اور نافرمانوں کی شکل مت اختیار کرو، داڑھی منڈانا چوبیس گھنٹے کا گناہ ہے، نماز میں کھڑے ہو، نافرمانی کی حالت میں ہو، سو رہے ہو نافرمانی کی حالت میں ہو اور داڑھی رکھنے سے روزانہ کی مصیبت سے بھی چھوٹ جاؤ گے، روزانہ شیو کرنا، ایک کوٹ، ڈبل کوٹ اور آخر میں کھونٹی اُکھاڑ کوٹ۔ الحمد للہ! اس مجمع میں بہت سے لوگوں نے داڑھی رکھ لی ہے، اگر کسی کو بھی داڑھی رکھنے کے بعد ندامت ہوئی ہو تو مجھے بتاؤ، جنہوں نے میری گزارش پر داڑھی رکھ لی آج وہ خوشیاں منا رہے ہیں۔

حق تعالیٰ کی غیر محدود رحمت

گناہوں کی معافی مانگنے والا ایسا ہے جیسے اس سے خطا ہوئی ہی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ[۵]

جس نے معافی مانگ لی گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں، ایسے ہی جو داڑھی رکھ لے اور توبہ کر لے تو گویا اس نے کبھی داڑھی منڈائی ہی نہیں۔

سبحان اللہ! کتنا بڑا انعام ہے، کیا کریم مالک ہے۔ اگر کسی کے ایک کروڑ گناہ بھی ہیں وہ ایک دفعہ کہہ دے کہ یا اللہ! مجھے معاف کر دے اب آیندہ ایسی حرکت نہیں کروں گا تو اللہ تعالیٰ سب معاف فرما دیتے ہیں، اللہ کی رحمت کا سمندر عظیم الشان ہے۔ اگر کراچی کے سمندر پر ایک چڑیا آئے اور چونچ میں چند قطرے پانی لے لے تو سمندر میں کوئی کمی ہوگی؟ اسی طرح ہمارے گناہوں کو معاف کرنے پر اللہ کی رحمت کا جو نزول ہوگا اس سے اللہ کی رحمت کے سمندر میں اتنی کمی بھی نہیں ہوگی۔ اسی لیے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا:

یَا مَنْ لَّا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تُنْقِصُهُ الْمَغْفِرَةُ فَهَبْ لِيْ
مَا لَا یُنْقِصُكَ وَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا یَضُرُّكَ[۶]

---

۵ سنن ابن ماجه: ۴۵۰، باب ذکر التوبة، المکتبة الرحمانیة

۶ شعب الایمان للبیهقی: ۵/۴۶۵ (۷۰۳۵)، هذا دعاء ابی بکر الساسی، فصل فی قراءة القرآن بالتفخیم والاعراب، دار الکتب العلمیة، بیروت

www.khanqah.org

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں **یَا مَنْ لَّا تَضُرُّہُ الذُّنُوْبُ** ہمارے گناہوں سے اے خدا! آپ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا **وَلَا تَنْقُصُہُ الْمَغْفِرَۃُ** اور آپ اگر ہم کو بخش دیں تو آپ کے خزانۂ بخشش اور مغفرت میں کوئی کمی نہیں ہوگی **فَھَبْ لِیْ مَالَا یَنْقُصُكَ** پس آپ ہمیں بخش دیجیے وہ چیز کہ جس کی آپ کے خزانے میں کمی نہیں **وَاغْفِرْلِیْ مَالَایَضُرُّكَ** اور ہمارے ان گناہوں کو معاف فرمادیجیے جو آپ کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتے یعنی آپ کے خزانے میں جب کمی نہیں ہے تو ہم کو معاف کر دیجیے اور معاف کرنا آپ کو محبوب بھی ہے۔

بخاری شریف کی حدیث ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی بندہ معافی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو فوراً معاف فرمادیتے ہیں کیوں کہ معاف کرنے کا عمل اللہ کا محبوب ترین عمل ہے، معاف کرنے میں ہم لوگوں کو تو تکلیف ہوتی ہے اور ستانے والے کو معاف بھی کر دیتے ہیں کہ چلو معاف کیا مگر دل پر تو غم ہوتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کو کوئی غم نہیں ہوتا کیوں کہ وہ تأثر سے پاک ہیں، اللہ تعالیٰ معافی دے کر خوش ہوتے ہیں کیوں کہ یہ ان کا محبوب عمل ہے جیسے کسی کو فاختہ کا شکار پسند ہو، وہ جنگل گیا اور اس کے سامنے فاختہ آگئی تو بے ساختہ اس نے چھرّا مار دیا اور فاختہ بھی عجیب تھی کہ حواس باختہ ہو کر آسانی سے اس کے شکار میں آگئی، بھاگی بھی نہیں۔ بس سمجھ لو کہ اللہ کی رحمت عظیم الشان ہے، کوئی معافی مانگ کر تو دیکھے کہ کتنا جلد معاف کر دیتے ہیں۔ مولانا رومی فرماتے ہیں کہ جب کوئی گناہ گار بندہ روتا ہے تو رحمت سے عرشِ الٰہی ہلنے لگتا ہے؎

عرش لرزد از انین المذنبین

گناہ گاروں کے نالوں سے عرشِ الٰہی ہل جاتا ہے جب وہ رو رو کر اللہ سے فریاد کرتے ہیں کہ اے اللہ! مجھے معاف کر دے، مجھ سے غلطیاں ہو گئیں، اگر آپ معاف نہیں کریں گے تو میں کہاں جاؤں گا، میرا آپ کے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں ہے، میں آپ کے حضور میں نالائق ہوں لیکن آپ کے سوا میرا کوئی اللہ نہیں ہے تو عرشِ الٰہی رحمت سے ہلنے لگتا ہے جس طرح بچے کے رونے سے ماں کانپنے لگتی ہے۔ اس لیے کہتا ہوں کہ اللہ والوں کی توبہ کو اپنی توبہ کے برابر مت سمجھو، ان کی توبہ سے فرشتے رونے لگتے ہیں۔

www.khanqah.org

تو دوستو! جو سبق آج سنایا گیا میں سارے عالم میں یہی کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرو، سارے عالم میں اختر کا یہی پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرو مگر محبت کے دونوں حق ادا کرو، نیک عمل بھی کرو اور گناہوں سے بھی بچو، اپنے مالک کو ایک لمحہ کو بھی ناراض نہ کرو۔ اگر آپ کو کسی سے محبت ہے تو آپ اس کے دونوں حق ادا کریں گے یعنی آپ اپنے محبوب کو خوش بھی کریں گے اور اس کی ناراضگی سے بھی بچیں گے، تو جو ظالم گناہ سے نہیں بچتا یہ اللہ تعالیٰ کے محبت کے حقوق میں بے وفا ہے اور لفظ بے وفا اہلِ محبت کے نزدیک جرمِ عظیم ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی وفاداری عطا فرمائے، آمین۔

باطل فرقوں کا رد کلام اللہ کا اعجاز ہے

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں الٓمّٓ سارے عالم میں اس کے معنٰی کوئی نہیں جانتا، تمام مفسرین لکھتے ہیں وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِمُرَادِ ذَالِكَ اللہ ہی کو اس کے معنٰی معلوم ہیں۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے معنٰی بیان نہیں فرمائے، ایسا کیوں ہوا؟ کیوں کہ اللہ کے علم میں تھا کہ بعض گمراہ قوم پیدا ہوگی جو قرآنِ پاک کے بارے میں یہ بکواس کرے گی کہ بغیر معنٰی سمجھے ہوئے تلاوت بے کار ہے، ایسے لٹریچر نویسوں اور گمراہ طبقے کے لیے اللہ نے جگہ جگہ ایسے الفاظ نازل فرمائے جس کے معنٰی دنیا میں کوئی نہیں بتا سکتا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کے معنٰی نہیں بتائے لیکن بغیر سمجھے پڑھنے پر بھی الٓمّٓ کے تین حروف پر تیس نیکیاں مل جائیں گی، الف پر دس، لام پر دس اور میم پر دس۔

یہ اصل میں ردِّ فرقِ باطلہ ہے ورنہ اللہ کے لیے کیا مشکل تھا کہ اپنے نبی کو اس کے معنٰی بتادیتے چوں کہ قرآن قیامت تک کے لیے ہدایت ہے لہٰذا علمِ الٰہی میں جتنے گمراہ فرقے ہیں ان کا رد اور بطلان بھی مقصود تھا۔ اس کی کئی مثالیں ہیں جیسے قرآن میں ایک جگہ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۲﴾ [ے]

اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے تَوَّاب کے بعد رَحِیۡم نازل کیا کیوں کہ ایک فرقہ گمراہ تھا

ے الحجرات:۱۲

جو یہ کہتا تھا کہ توبہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر معاف کرنا ضابطے سے لازم ہے۔ اس کا اللہ نے جواب دیا کہ میں ضابطہ اور قانون سے توبہ نہیں قبول کرتا، شانِ رحمت سے قبول کرتا ہوں۔ اس لیے علامہ آلوسی السید محمود بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں کہ تَوَّابٌ کے بعد فوراً رَحِیۡمٌ نازل کیا تاکہ اس فرقۂ ضالّہ اور گمراہ کا جواب ہوجائے حالاں کہ جب قرآنِ پاک نازل ہورہا تھا اُس وقت یہ فرقہ نہیں تھا مگر خدا کو تو علم ہے کہ کون کون سے فرقے پیدا ہوں گے، اس لیے میرا کلام قیامت تک کے لیے نازل ہورہا ہے، اس میں ہر گمراہ فرقے کا علاج موجود ہے لہٰذا الٓمّٓ سے اس فرقے کا علاج ہوگیا جو کہتا ہے کہ خالی قرآن رٹنے سے کیا ہوتا ہے، قرآنِ پاک سمجھ کر پڑھنے پر ہی نیکیاں ملیں گی، الٓمّٓ سے اس باطل عقیدے کا رد ہوگیا کیوں کہ الٓمّٓ کے معنیٰ کوئی نہیں جانتا، لیکن جب کوئی تلاوت کرے گا تو از روئے حدیث اس کو تیس نیکیاں مل جائیں گی۔

حقانیتِ اسلام کی عظیم الشان دلیل

جو آیت تلاوت کی تھی اب اس کی تفسیر کرتا ہوں۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: غُلِبَتِ الرُّوۡمُ روم کے لوگ مغلوب ہوگئے۔ رومیوں پر ایرانیوں کے غالب آنے کا یہ واقعہ قرآنِ پاک، اسلام، اللہ تعالیٰ اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و حقانیت کا عظیم الشان واقعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ خبر دے رہے ہیں غُلِبَتِ الرُّوۡمُ اہلِ روم مغلوب ہوگئے، شکست کھا گئے اور اہلِ فارس جیت گئے۔ چوں کہ اہلِ روم عیسائی تھے، صاحبِ کتاب تھے چناں چہ مکہ شریف کے مسلمان چاہتے تھے کہ اہلِ کتاب جیت جائیں، اگرچہ وہ بھی کافر تھے مگر مسلمانوں سے نسبتاً قریب تھے، ان کے پاس آسمانی کتاب انجیل تو تھی، مگر کافر چاہ رہے تھے کہ اہلِ فارس جیت جائیں کیوں کہ وہ مشرک تھے، آگ کو پوجنے والے تھے۔ چناں چہ جب رومی شکست کھا گئے تو مشرکین نے خوشیاں منائیں اور مسلمانوں کو طعنہ دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے طعنے کا جواب عطا فرمایا کہ یہ شکست چند دن کے لیے ہے، جلد ہی میں رومیوں کو پھر غالب کردوں گا۔

غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ۙ﴿۲﴾ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَ ہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِہِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ ۙ﴿۳﴾

www.khanqah.org

اہلِ روم مغلوب ہوگئے لیکن مغلوب ہونے کے بعد عن قریب پھر غالب آجائیں گے۔ اس آیت کی وجہ سے مشرکین نے کتنے دانت پیسے ہوں گے کہ کاش! قرآنِ پاک کی یہ آیت سچی نہ ہو، رومی ہمیشہ مغلوب رہیں اور ان کو کبھی فتح نہ ہو، ساری دنیا کے کافروں نے ایڑی چوٹی کا زور لگادیا کہ قرآنِ پاک غلط ہوجائے لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قدرت کے سامنے قرآنِ پاک کو کون غلط کر سکتا تھاچناں چہ قرآنِ پاک کی صداقت ظاہر ہوئی اور پھر کچھ دن کے بعد رومیوں کو اللہ نے فتح دے دی اور مشرکین دانت پیس کے رہ گئے۔ آگے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں:

لِلّٰہِ الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلُ وَ مِنۡۢ بَعۡدُ ؕ

اللہ ہی کی حکومت اور اختیار تھا اُس وقت بھی جب ان کو شکست ہوئی اور جب اُنہیں فتح دوں گا تو یہ بھی میری ہی حکومت اور اختیار سے ہوگا، پہلے بھی میرے ہی حکم سے وہ مغلوب ہوئے اور آیندہ میرے ہی حکم سے جیتیں گے۔ اس فتح اور شکست کا راز یہ تھا کہ اُس زمانے میں فارس اور روم کفار کی دو بڑی طاقتیں تھیں، اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ دونوں کافر آپس میں لڑ کر کمزور ہوجائیں اور میرے نبی کے لیے فتحِ مکہ کا راستہ ہموار ہوجائے، اللہ تعالیٰ کے یہ سب تکوینی راز ہیں۔ تو جب یہ آیات نازل ہوئیں جن میں پیشین گوئی تھی کہ رومیوں کو اللہ تعالیٰ فتح دے گا تو صدیقِ اکبر نے مارے خوشی کے مجامع الاسواق (بازار) میں جاکر جہاں لوگ بیٹھتے تھے اعلان کردیا کہ اے مشرکو اے کافرو! خوشیاں مت مناؤ، اللہ تعالیٰ جلد اہلِ روم کو جو اہلِ کتاب ہیں پھر فتح دیں گے۔

حضرت صدیقِ اکبر کا یہ اعلان سن کر اُبی ابنِ خلف جو مسلمانوں کا بہت ہی شدید دشمن تھا بولا کہ اے صدیق! تم جھوٹ بولتے ہو، رومیوں کو ہرگز فتح نہیں ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کے دشمن تو ہی جھوٹا ہے، اگر تین سال کے اندر رومی غالب نہ ہوئے تو میں تم کو دس اونٹ دوں گا اور اگر میرے اللہ کا اعلان صحیح ہوا تو دس اونٹ تم کو دینا پڑیں گے۔ چوں کہ اس وقت تک قمار یعنی جوّا حرام نہیں ہوا تھا اس لیے صدیقِ اکبر نے یہ شرط لگائی۔ جب صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے تو عرض کیا کہ میں نے ایک کافر کو یہ چیلنج کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ تین سال کے اندر فتح ہوگی، اللہ تعالیٰ نے فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ نازل فرمایا ہے، بِضۡعِ تین سال سے نو سال کا

زمانہ کہلاتا ہے لہٰذا دوبارہ جاؤ اور اس سے کہو کہ میں دس اونٹوں کی بجائے سو کی شرط لگاتا ہوں اور مدت تین سال کے بجائے نو سال مقرر کرتا ہوں کہ نو سال کے عرصے میں رومیوں کو فتح حاصل ہو جائے گی۔ اگر نو سال کے اندر اندر رومیوں کو فتح نہ ہوئی تو ابو بکر تم کو سو اونٹ دے گا اور اگر اس عرصے میں رومی غالب ہو گئے تو تم کو سو اونٹ دینا پڑیں گے۔ اُبی ابنِ خلف اس معاہدے پر راضی ہو گیا۔

کچھ عرصہ بعد جب ہجرت کا حکم ہوا تو اُبی ابنِ خلف کافر نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر تم مدینہ چلے گئے اور تمہارا قول غلط ہو گیا اور تمہارے اللہ کا کلام صحیح نہ ہوا تو سو اونٹ کون دے گا؟ آپ نے کہا کہ میرا بیٹا عبد الرحمٰن دے گا، اس کے بعد اُبی ابنِ خلف نے بھی اپنے بیٹے کو کفیل بنالیا کہ اگر میں مر گیا تو میرا بیٹا سو اونٹ دے گا۔ اللہ کی شان کہ نو سال پورے نہیں ہوئے تھے کہ ساتویں برس اللہ نے رومیوں کو فتح دے دی جبکہ ساری دنیائے کفر دانت پیس رہی تھی اور سر توڑ کوشش کر رہی تھی کہ یہ جنگ میں کبھی نہ جیتیں تاکہ اسلام کا چراغ بجھ جائے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چراغ اللہ کا چراغ ہے۔ اللہ نے ساتویں سال رومیوں کو فتح دے دی۔

بتاؤ! ساری دنیائے کفر کیوں نہ اپنے گھوڑوں اور تلواروں سے ایرانیوں کی مدد کو پہنچی تاکہ رومیوں کو نہ جیتنے دیتی اور قرآنِ پاک کا دعویٰ غلط کر دکھاتی لیکن قیامت تک کسی میں یہ طاقت نہیں جو اللہ کے حکم کو نافذ ہونے سے روک سکے۔ اللہ کے کلام کی زبردست صداقت ہمارے ایمان و یقین کا ذریعہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے رومیوں کو جتا دیا تو اس وقت اُبی ابنِ خلف مر چکا تھا۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرط کے مطابق اس کے لڑکے سے سو اونٹ وصول کر لیے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ لے کر حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان اونٹوں کو صدقہ کر دو۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ اگرچہ اس وقت جوا کی حرمت کی آیت نازل نہیں ہوئی تھی لیکن جو چیز آئندہ حرام ہونے والی تھی وہ بھی صدیقِ اکبر کی شان کے مناسب نہیں تھی اور قمار (جوا) کی حرمت سے قبل بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی قمار کو پسند نہیں فرمایا۔ جس طرح شراب سابقہ زمانے میں حلال تھی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے اُس زمانے میں بھی جبکہ شراب حرام نہیں تھی کبھی شراب نہیں پی۔ آہ

www.khanqah.org

حسن کا انتظام ہوتا ہے
عشق کا یوں ہی نام ہوتا ہے

آج یہ واقعہ میں نے اس لیے بیان کیا کہ یہ سورت مسلمانوں کے ایمان و یقین بڑھانے کا زبردست ذریعہ ہے۔ آپ دیکھیں کہ حضرت صدیقِ اکبر کو کلام اللہ کی صداقت اور اسلام کی حقانیت پر کیسا یقین تھا کہ شرط بھی لگادی کہ ضرور تین سال سے لے کر نو سال کے عرصے میں رومی جیتیں گے، قرآن کیسے غلط ہو جائے گا۔

تو دوستو! اس زمانے میں اسی چیز کی فکر کرلو کہ جو عمرہ کرنے جانے والے ہیں اگر مکہ شریف میں کوئی عورت سامنے اچانک نظر آجائے تو فوراً نظر نیچی کر کے کہو کہ یااللہ! مکہ شریف میں، تیرے شہر میں، یہ عورت تیری مہمان ہے لہٰذا یہ میری ماں سے زیادہ معزز ہے، اپنے نفس سے کہو کہ مکہ جانے والی خواتین جو حج وعمرہ کرنے جاتی ہیں میری ماں سے زیادہ محترم ہیں، خدا محترم ہے لہٰذا اس کا مہمان بھی محترم ہے خواہ عورت ہو یا مرد ہو۔ اور مطاف کے قریب نہ بیٹھو کیوں کہ طواف میں لڑکیاں بھی ہوتی ہیں اور مرد بھی لہٰذا مطاف سے تھوڑا فاصلے سے بیٹھو تاکہ نظر کے زاویے میں کوئی حسن آئے ہی نہیں، قریب بیٹھنے میں اندیشہ ہے کہ نظر اِدھر اُدھر پڑ جائے اور حرام کی مرتکب ہو جائے۔ اور جب مدینے شریف جاؤ تو وہاں بھی کوئی عورت سامنے آئے، مصر کی، انڈونیشیا کی، اُردن کی کوئی گزر جائے تو فوراً نظر بچا کر یہی کہو کہ اے اللہ! یہ مدینے پاک کی مہمان ہے، اس کو ڈبل عزت حاصل ہے کہ اے اللہ! یہ تیری بھی مہمان ہے اور تیرے رسول کی بھی مہمان ہے کیوں کہ مدینہ شریف اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر ہے۔ بس پھر دیکھو کیسا عمرہ ادا ہوتا ہے اور کیسا نور عطا ہوتا ہے، حلاوتِ ایمانی سے دل بھر جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

جنہوں نے پرچے دیے ہیں اور جن لوگوں کے دل میں جو حاجت ہے سب لوگ نیت کرلو کہ ان پرچوں میں جو حاجتیں ہیں اور ہم سب کے دل میں جتنی بھی نیک مرادیں ہیں اللہ اپنی رحمت سے سب پورا فرمادے اور جس کو جو پریشانی، جو غم ہے خواہ روحانی بیماری ہو یا جسمانی اللہ تعالیٰ سب کو شفا دے دے، جسمانی بیماری کو بھی شفا دے دے اور روحانی بیماری کو بھی شفا دے

www.khanqah.org

دے۔ جس کو غیر اللہ کے عشق ومحبت کا مرض ہے خدائے تعالیٰ ہمارے قلب کو اس غیر اللہ کے کینسر سے پاک فرمادے۔ ان حسینوں کے عارضی ڈسٹمپر بول وبراز اور گندگی سے بھرے ہوئے ہیں۔ دوستو! اپنی بیوی کے علاوہ کسی کو نظر اٹھا کر مت دیکھو پھر دیکھو دل میں اللہ کیسا چین دیتا ہے۔ آہ! دردِ دل سے کہتا ہوں کہ مالک پر مر کر تو دیکھو، وہ ارحم الراحمین ہے۔

نیم جاں بستاند و صد جاں دہد

آنچہ در وہمت نیاید آں دہد

اللہ مجاہدے میں آدھی جان لے کر سو جان دیتا ہے۔ یہ کہنے والا جلال الدین رومی ہے، صاحبِ قونیہ شاہ خوارزم کا نواسہ ساڑھے اٹھائیس ہزار اشعار کہنے والا۔ قونیہ کے جس جنگل میں مولانا رومی کے ساڑھے اٹھائیس ہزار اشعار ہوئے، اختر نے جا کر اس جنگل کی زیارت کی ہے۔ دوستو! یہ عرض کرتا ہوں کہ اللہ پر آدھی جان دے دو اللہ سو جان عطا کرے گا اور آدھی جان جو بچی ہے وہ الگ رہی تو آدھی جان جو گئی اس کے بدلے میں سو جان پاگئے اور آدھی جان پلس (Plus) میں رہی، لہٰذا نفع ہی نفع میں رہو گے، اور اللہ کو جان دینے کا زمانہ کب ہے؟ کیا مرنے کے بعد جان دو گے؟ مرنے کے بعد جان دینے کی فیلڈ چھن جائے گی لہٰذا اس کریم مالک پر ابھی اسی زندگی میں اپنی جان فدا کر دو۔ یا اللہ! ہمیں جسمانی روحانی شفا دے دے، دونوں جہاں کی نعمتیں ہم فقیروں کو بخشش کر دے، آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ

❁❁❁❁

نقش قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے

اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

www.khanqah.org

ولی اللہ بنانے والے چار اعمال

تعلیم فرمودہ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

چار اعمال ایسے ہیں کہ جو ان پر عمل کرے گا مرنے سے پہلے ان شاء اللہ تعالیٰ ولی اللہ بن کر دنیا سے جائے گا۔ نفس پر جبر کر کے اللہ کو خوش کرنے کے لیے جو مندرجہ ذیل اعمال کرے گا اس کو پورے دین پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا اور وہ اللہ کا ولی ہو جائے گا۔

۱) ایک مٹھی داڑھی رکھنا

بخاری شریف کی حدیث ہے:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ
اِذَا حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ

ترجمہ: مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ اور حضرت ابنِ عمر جب حج یا عمرہ کرتے تھے تو اپنی داڑھی کو اپنی مٹھی میں پکڑ لیتے تھے پس جو مٹھی سے زائد ہوتی تھی اس کو کاٹ دیتے تھے۔

بخاری شریف کی دوسری حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى

ترجمہ: مونچھوں کو خوب باریک کتراؤ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

پس ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے۔ جس طرح وتر کی نماز واجب ہے، عید الفطر کی نماز واجب ہے، بقرہ عید کی نماز واجب ہے، اسی طرح ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے اور چاروں اماموں کا اس پر اجماع ہے، کسی امام کا اس میں اختلاف نہیں۔ علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں:

اَمَّا اَخذُ اللِّحیَۃِ وَھِیَ مَادُوْنَ الْقَبْضَۃِ کَمَا یَفْعَلُہٗ
بَعْضُ الْمَغَارِبَۃِ وَمُخَنَّثَۃُ الرِّجَالِ فَلَمْ یُبِحْہُ اَحَدٌ

ترجمہ: داڑھی کا کترانا جبکہ وہ ایک مٹھی سے کم ہو جیسا کہ بعض اہل مغرب
اور ہیجڑے لوگ کرتے ہیں کسی کے نزدیک جائز نہیں۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بہشتی زیور جلد ۱۱، صفحہ ۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ داڑھی کا منڈانا یا ایک مٹھی سے کم پر کترانا دونوں حرام ہیں، اور داڑھی داڑھ سے ہے اس لیے ٹھوڑی کے نیچے سے بھی ایک مٹھی ہونی چاہیے اور چہرے کے دائیں اور بائیں طرف سے بھی ایک مٹھی ہونا چاہیے یعنی تینوں طرف سے ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے۔ بعض لوگ سامنے یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے تو ایک مٹھی رکھ لیتے ہیں لیکن چہرے کے دائیں اور بائیں طرف سے کترا دیتے ہیں، خوب سمجھ لیں کہ داڑھی تینوں طرف سے ایک مٹھی رکھنا واجب ہے، اگر ایک طرف سے بھی ایک مٹھی سے چاول برابر کم یعنی ذرا سی بھی کم ہو گی تو ایسا کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

۲) ٹخنے کھلے رکھنا

پاجامہ، شلوار، لنگی، جبہ اور اوپر سے آنے والے ہر لباس سے ٹخنوں کو ڈھانپنا مردوں کے لیے حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے:

مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ

ترجمہ: ازار (پاجامہ، لنگی، شلوار، کرتہ، عمامہ، چادر وغیرہ)
سے ٹخنوں کا جو حصہ چھپے گا دوزخ میں جائے گا۔

معلوم ہوا کہ مردوں کے لیے ٹخنے چھپانا کبیرہ گناہ ہے کیوں کہ صغیرہ گناہ پر دوزخ کی وعید نہیں آتی۔

۳) نگاہوں کی حفاظت کرنا

اس معاملے میں آج کل عام غفلت ہے۔ بد نظری کو لوگ گناہ ہی نہیں سمجھتے حالاں کہ

www.khanqah.org

نگاہوں کی حفاظت کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں دیا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

ترجمہ: اے نبی! آپ ایمان والوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی بعض نگاہوں کی حفاظت کریں۔

یعنی نا محرم لڑکیوں اور عورتوں کو نہ دیکھیں۔ اسی طرح بے داڑھی مونچھ والے لڑکوں کو نہ دیکھیں یا اگر داڑھی مونچھ آ بھی گئی ہے لیکن ان کی طرف میلان ہوتا ہے تو ان کی طرف بھی دیکھنا حرام ہے۔ غرض اس کا معیار یہ ہے کہ جن شکلوں کی طرف دیکھنے سے نفس کو حرام مزہ آئے ایسی شکلوں کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ حفاظتِ نظر اتنی اہم چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں عورتوں کو الگ حکم دیا يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، جب کہ نماز روزہ اور دوسرے احکام میں عورتوں کو الگ سے حکم نہیں دیا گیا بلکہ مردوں کو حکم دیا گیا اور عورتیں تابع ہونے کی حیثیت سے ان احکام میں شامل ہیں۔

اور بخاری شریف کی حدیث ہے:

زِنَى الْعَيْنِ النَّظَرُ

ترجمہ: آنکھوں کا زنا ہے نظر بازی۔

نظر باز اور زناکار اللہ کی ولایت کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا جب تک کہ اس فعل سے سچی توبہ نہ کرے۔ اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے:

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے بد نظری کرنے والے پر
اور جو خود کو بد نظری کے لیے پیش کرے۔

پس ناظر اور منظور دونوں پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بد دُعا فرمائی ہے۔ بزرگوں کی بد دعا سے ڈرنے والے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا سے ڈریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے صدقے ہی میں بزرگی ملتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی حسین پر نظر پڑ جائے تو فوراً ہٹا لو ایک لمحہ کو اس پر نہ رُکنے دو۔ پس قرآنِ پاک کی مندرجہ بالا آیاتِ مبارکہ اور

www.khanqah.org

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں بد نظری کرنے والے کو تین بُرے القاب ملتے ہیں:

۱)... اللہ ورسول کا نافرمان ۲)... آنکھوں کا زناکار ۳)... ملعون

۴) قلب کی حفاظت کرنا

نظر کی حفاظت کے ساتھ دل کی بھی حفاظت ضروری ہے۔ بعض لوگ نگاہِ چشمی کی تو حفاظت کر لیتے ہیں لیکن نگاہِ قلبی کی حفاظت نہیں کرتے یعنی آنکھوں کی تو حفاظت کر لیتے ہیں لیکن دل کی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتے اور دل میں حسین شکلوں کا خیال لا کر حرام مزہ لیتے ہیں، خوب سمجھ لیں کہ یہ بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

يَعۡلَمُ خَآئِنَةَ الۡاَعۡيُنِ وَمَا تُخۡفِي الصُّدُوۡرُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کی چوری کو
اور تمہارے دلوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

ماضی کے گناہوں کے خیالات کا آنا بُرا نہیں لانا بُرا ہے۔ اگر گندا خیال آجائے تو اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں لیکن خیال آنے کے بعد اس میں مشغول ہوجانا یا پرانے گناہوں کو یاد کر کے اس سے مزہ لینا یا آیندہ گناہوں کی اسکیمیں بنانا یا حسینوں کا خیال دل میں لانا یہ سب حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں اور ان حرام کاموں سے بچائیں جس کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے بچنا آسان ہوجائے گا۔

مذکورہ بالا اعمال پر توفیق کے لیے چار تسبیحات

مذکورہ بالا چار حرام کاموں سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل چار وظائف ہیں جن کے پڑھنے سے روح میں طاقت آئے گی اور جب روح طاقت ور ہوجائے گی تو گناہوں سے بچنا آسان ہوجائے گا: ایک تسبیح (۱۰۰ بار) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) اَللّٰهُ اَللّٰهُ پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) استغفار کی پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) دُرود شریف کی۔

www.khanqah.org

اللہ تعالیٰ کی نظر اور قدرت میں ماضی، حال اور مستقبل تینوں زمانے ایک جیسے ہیں، وہ حال کی طرح مستقبل پر بھی یکساں دسترس رکھتے ہیں، مستقبل کے لیے جس بات کا ارادہ فرمالیں وہ ظہور پذیر ہو کر ہی رہتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فارس (موجودہ ایران) اور روم دو بڑی طاقتیں تھیں۔ ایک لڑائی میں فارس روم پر غالب آگئے۔ کفارِ مکہ نے مسلمانوں کو طعنے دیے کہ عیسائی تمہارے مذہب سے قریب تر ہیں، ان کی شکست کا مطلب (نعوذ باللہ) تمہارے مذہب کی شکست ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی آیات نازل فرما کر مسلمانوں کو تسلی دی کہ عن قریب رومی غالب آئیں گے اور فارس کو شکست ہوگی۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وعظ ''حقانیتِ اسلام'' میں قرآن پاک کی اس پیش گوئی کو حقانیتِ اسلام کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے کیوں کہ چند سال بعد یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور رومیوں کو فتح نصیب ہوئی۔ حضرت اقدس نے حقانیتِ اسلام کی دلیل کے طور پر اس واقعے کو جس دلچسپ، پُر اثر اور نصیحت آموز انداز میں بیان فرمایا ہے وہ انتہائی قابلِ وجد ہے۔

www.khanqah.org

ناشر
کتب خانہ مظہری